Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۵ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش / ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ	۲۵ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب بفضلہ تعالیٰ حرارت تو نہیں ہے لیکن کھانسی اسی طرح ہے ۔ نیز بلڈ پریشر کم ہے اور ضعف بھی ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ البتہ کمزوری کا اثر ابھی چل رہا ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار تو اُتر گیا ہے لیکن کھانسی اور کمزوری ہے ۔ احباب بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

○ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم شمس الدین خان صاحب امیر ضلع پشاور کو تا ۳۰-۴-۶۸ بطور امیر علاقائی پشاور ڈویژن منظور فرمایا ہے ۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں ۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

خدام و اطفال کا ماہانہ اجلاس

ربوہ کے جملہ خدام اور اطفال کا ماہانہ اجلاس ۲۴ فروری بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں ہو رہا ہے ۔ تمام خدام اور اطفال کی حاضری ضروری ہے ۔

مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ

جلسہ کارکنان جلسہ سالانہ

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کارکنان جلسہ سالانہ کا اجلاس ۲ نومبر کو ۱۰ بجے صبح منعقد ہوگا ۔ کارکنان سے درخواست ہے کہ جگہ کی تبدیلی نوٹ کرلیں ۔ اب یہ اجلاس بجائے ایوان محمود کے تعلیم الاسلام کالج ہال میں منعقد ہوگا ۔ تمام کارکنان ۱۰ بجے پہنچ جاویں ۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو۔

تاکہ انسان کی فطرت میں گناہ کی جو قوت ہے، وہ ظہور میں نہ آوے

"توبہ استغفار کرنی چاہیئے ۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے ۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا ۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو ۔ اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تاکہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے ۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے ۔ ایک تو کسب خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے اور دوسرے بُرے کاموں کو کرنے کی قوت ۔ اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے ۔ اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے ۔ — اور استغفار کے یہی معنے ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے ۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لئے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بد نتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے ۔

بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے ۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں ۔ مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ۔ اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے ۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے ۔ مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں ۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا ۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جائیں گے ۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے ۔"

(ملفوظات جلد نہم ۳۷۲-۳۷۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی ﷺ

اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرحم شجنۃ من الرحمٰن فقال اللہ من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "رحم" "رحمٰن" سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو تجھ سے ملے گا میں اس سے ملوں گا اور جو تجھ سے جدائی کرے گا میں اس سے جدائی کروں گا۔

(بخاری کتاب الادب)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۷ء

تاریخِ اسلام

ہمارا ارادہ ہے کہ الفضل میں تاریخ اسلام کے بعض حصے گاہ بگاہ شائع کئے جائیں تاکہ احباب کو تاریخ اسلام سے باخبر رکھا جائے۔ کوئی قوم جو منازل ترقی طے کرنا چاہتی ہے۔ اپنی تاریخ سے تغافل نہیں برت سکتی۔ مسلمان قوم اگر اس کو قوم کے لفظ سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ شروع ہی سے تاریخ کی دلدادہ رہی ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہے کہ باقاعدہ تاریخ نویسی کا فن مسلمانوں ہی نے ایجاد کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں سے پہلے بھی بعض تاریخی حالات دوسری اقوام نے تحریر کئے ہیں۔ مگر اول تو وہ باقاعدہ نہیں دوسرے ان میں اکثر قیاسی باتیں شامل رہی ہیں۔ اسلامی مورخین بھی قیاسی باتوں سے جتراز نہیں کیے جا سکتے۔ تاہم یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ مسلمان مورخوں نے ہی سب سے پہلے یہ کوشش کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے تحقیقات کرکے واقعات درج کئے جائیں۔ چنانچہ اس بات کو تو یورپین علماء تاریخ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سب سے پہلا مورخ جس نے تاریخ کو ایک علمی فن بنایا ہے ابن خلدون ہے۔ جس نے نہ صرف حکمرانوں کے تاریخی واقعات کی چھان پھٹک کی ہے۔ بلکہ اقوام کی تمدن ثقافت اور معاشرہ کے اتار چڑھاؤ پر بھی نقادانہ نظر ڈالی ہے۔

اس طرح موصوف نے علم تاریخ کو نئی وسعت دی ہے۔ جس سے پہلے مورخ بڑی حد تک ناآشنا تھے۔ تاہم یہ کہنا بھی ایک حقیقت ہے کہ فن تاریخ میں تنقید کا آغاز محدثین اور سیرت نگاران نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

ہر روایت کو روایتی صحت اور درایت کے اصولوں پر پرکھنا محدثین ہی کی عرق ریزی کا مرہون ہے۔ یہی چیز آگے چل کر ابن خلدون کے لئے راہ نمائی کا باعث بنی۔ الغرض ابن خلدون ہر حال فن تاریخ کے تنقیدی پہلو کا موجد سمجھا جانا چاہیئے۔ کیونکہ سب سے پہلے اسی نے اس علم فن تاریخ کے اصول بیان کئے ہیں۔ مگر شروع ہی سے مسلمان اس شعبہ میں برتر رہے ہیں۔ ان تمہیدی الفاظ سے ہماری غرض صرف اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ علم تاریخ کی ایجاد اصل میں اسلامی مورخین کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ مسلمانوں نے روایت کو پرکھنے کے جو اصول پیش کئے ہیں وہ اتنے جامع اور مانع ہیں کہ سچی بات یہ ہے کہ ابھی یورپین مورخین ان سب پر حاوی نہیں ہو سکے۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل مسلمان عملاً اپنے سلف صالحین کے ان کارناموں کو نظر انداز کرکے یورپ کی مداحی میں رطب اللسان ہیں۔ اور یہ اس وجہ سے کہ دوسرے علوم کی طرح مسلمانوں نے اس عظیم فن کو بھی قصے کہانیوں کی صورت میں ڈھال دیا ہے اور صراطِ مستقیم سے اپنی سہل انگاریوں کی وجہ سے ہٹ گئے ہیں۔ اگرچہ اب یورپ کی دیکھا دیکھی ایک نئے رنگ میں مسلمان مورخ از سرنو اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور یہ امر باعث اطمینان ہے کہ چند ایک علماء نے اس شعبہ میں بھی محنت اور تحقیقات کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ تاہم بعض گذشتہ مسلمان مورخین کی بے پروائی اور دشمنان اسلام کی عیاریوں سے بہت سا مواد ہمارے تاریخی سرمایہ میں بھی شامل ہو گیا ہے کہ ان کو بغیر چھان پھٹک کے تسلیم کر لینا بہت سی گمراہیوں کا باعث ہو سکتا ہے۔

چنانچہ حال ہی میں بعض مسلمانوں نے جو فن تاریخ میں چھان پھٹک کی صلاحیت نہیں رکھتے بعض واقعات پر اپنے مفروضات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے متعصبانہ رجحانات کا مظاہرہ نہایت دیدہ دلیری سے کیا ہے۔ اس کی تازہ مثال وہ ہے جو مودودی صاحب نے اپنے مضمون "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" میں پیش کی ہے۔ اس مضمون میں مودودی صاحب نے سیاسی اغراض کے پیش نظر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات پر بعض ایسے الزامات لگا دیئے ہیں جو عام مسلمانوں کو ان عظیم شخصیتوں کے متعلق غلط فہمیوں میں ڈال سکتے ہیں۔ اور جنہوں نے علماء کے طبقہ میں سخت ردعمل پیدا کر دیا ہے۔ ہم ان تفصیلات میں یہاں نہ تو جا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بہت سے اہل علم حضرات نے اس مضمون پر تنقیدی قلم اٹھایا ہے۔ اور ان کی ایک ایک غلطی کی تغلیط بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم یہاں ہم صرف اتنا مزید کہنا چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب اور آپ کے ہوا داروں کا یہ ادعا ہے کہ اقامتِ دین کی جو تحریک آپ نے اٹھائی ہے وہ تاریخ اسلام میں یکتائی کا درجہ رکھتی ہے۔ مودودی صاحب بزعم خود نہ صرف مجددین اسلام بلکہ اصحاب خلافتِ راشدہ کے کام میں بھی کیڑے نکالنے کو اپنے علم کلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ نے بجائے صحیح معلومات بہم پہنچانے کے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ایسی روایتوں کو اپنے مضمون کا سہارا بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو خواہ کتنی کمزور ہوں اور خواہ اصحابؓ رسول اللہ کی دیانت پر کتنا بڑا داغ بن جائیں۔ ان کے نظریہ کی تائید کا ذریعہ بن سکتی ہوں۔

بجائے مودودی صاحب کی ایک ایک غلطی کو لے کر محاسبہ کرنے کے ہم نے شروع میں تاریخی حقائق الفضل میں شائع کرنے کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس کا آغاز ہم سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس عظیم لیکچر سے کرتے ہیں جو "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ اس میں تقریباً ان تمام باتوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو مودودی صاحب نے اپنی کج فہمی کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے متعلق بطور الزام کے بیان کی ہیں۔ اس تقریر کے متعلق سید عبدالقادر صاحب مرحوم پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور اور مشہور مورخ اسلام کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:۔

"فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔ مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کچھ شدبد ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مورخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہ تک پہنچ سکے ہیں۔ اور اس مہلک فتنہ کی اصلی وجوہات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرایہ میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک متزلزل رہا۔ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد کی جس قدر اسلامی تاریخوں کا مطالعہ کیا جائے گا۔ اسی قدر یہ مضمون سبق آموز اور قابل قدر معلوم ہوگا۔ اس مضمون کا دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ شائع کیا جائے گا۔"

سید عبدالقادر ایم۔ اے اسلامیہ کالج لاہور

لاہور یکم دسمبر ۱۹۳۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اختلافات کا آغاز

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اسلامی تاریخ سے واقفیت کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوا میں نے یہ بات نہایت خوشی کے ساتھ سُنی تھی کہ اسلامیہ کالج لاہور میں ایک ایسی سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس میں تاریخی امور سے واقف کار اپنی اپنی تحقیقات بیان کیا کریں گے مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے۔ کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔ اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ پس جب اس سوسائٹی کے قائم ہونے کا مجھے علم ہوا تو اس خیال سے کہ اس میں جہاں اور تاریخی مضامین پر لیکچر ہوں گے وہاں اسلامی تاریخ پر بھی ایسے لیکچر ہوا کریں گے جن سے کالجوں کے طالب علم اندازہ کر سکیں گے کہ اُن کے آباؤ اجداد کے ذمہ کیسے کیسے مشکل کام پڑتے رہے ہیں اور وہ کس خوش اسلوبی اور کیسے استقلال کے ساتھ ان کو کرتے رہے ہیں اور اُن کو معلوم ہو گا کہ ہم کیسے آباء کی اولاد ہیں اور ان کی ذریّت اور قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا فرائض عائد ہیں اور ان کو اپنے آباء کے شاندار اعمال اور ان کی اعلیٰ شان کو دیکھ کر انہی جیسا بننے کا خیال پیدا ہو گا۔ پس مجھے اس سوسائٹی کے قائم ہونے پر بہت خوشی ہوئی اور اب جبکہ مجھ سے اس سوسائٹی میں اسلامی تاریخ کے کسی حصہ پر لیکچر دینے کے لئے کہا گیا تو مَیں نے نہایت خوشی سے اپنی روانگی ملتوی کر کے اس موقع پر آپ لوگوں کے سامنے بعض تاریخی مضامین پر اپنی تحقیقات کا بیان کرنا منظور کر لیا۔

مضمون کی اہمیت

مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں بعض اسلامی تاریخی مسائل پر کچھ بیان کروں۔ اور گو اسلامی تاریخ میں سب سے اہم وہ زمانہ ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت دنیا میں اسلام کا اعلان کیا اور تئیس سالہ محنتِ شاقہ سے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں اس کا نقش ثبت کیا اور ہزاروں آدمیوں کی ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جس کا فکر، قول اور فعل اسلام ہی ہو گیا۔ مگر چونکہ اسلام میں تفرقہ کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پندرہ سال بعد پڑی ہے۔ اور اس وقت کے بعد مسلمانوں میں شقاق کا شگاف وسیع ہی ہوتا چلا گیا ہے۔ اور اسی زمانہ کی تاریخ نہایت تاریک پردوں میں چھپی ہوئی ہے اور اسلام کے دشمنوں کے نزدیک اسلام پر ایک بدنما دھبہ ہے اور اس کے دوستوں کے لئے بھی ایک سر چکرا دینے والا سوال ہے اور بہت کم ہیں جنہوں نے اس زمانہ کی تاریخ کی دلدل سے صحیح و سلامت پار نکلنا چاہا ہو اور وہ اپنے مدعا میں کامیاب ہو سکے ہوں۔ اِس لئے مَیں نے یہی پسند کیا کہ آج آپ لوگوں کے سامنے اسی کے متعلق کچھ بیان کروں۔

اسلام کا شاندار ماضی

آپ لوگ جانتے ہوں گے کہ جو کام اللہ تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے۔ (یعنی جماعتِ احمدیہ کی تربیت اور اس کی ضروریات کا انصرام اور اس کی ترقی کی فکر) وہ اپنی نوعیت میں بہت سی شقوں پر حاوی ہے۔ پس اس کے انصرام کے لئے ان خاص تاریخی مضامین کا جو زمانۂ خلافت سے متعلق ہیں علم رکھنا میرے لئے ایک نہایت ضروری امر ہے اور اس لئے باوجود کم فرصتی کے مجھے اس زمانہ کی تاریخ کو زیرِ مطالعہ رکھنا پڑتا ہے اور گو ہمارا اصل کام مذہب کی تحقیق و تدقیق ہے مگر اس مطالعہ کے باعث ابتدائے اسلام کی تاریخ کے بعض ایسے پوشیدہ امر مجھ پر خدا تعالےٰ کے فضل سے ظاہر ہوئے ہیں جن سے اس زمانہ کے اکثر لوگ ناواقف ہیں اور اس ناواقفیت کے باعث بعض مسلمان تو اپنے مذہب سے بیزار ہو رہے ہیں اور اُن کو اپنا ماضی ایسا بھیانک نظر آ رہا ہے کہ اس کی موجودگی میں وہ کسی شاندار مستقبل کی امید نہیں رکھ سکتے مگر اُن کی یہ مایوسی غلط اور اُن کے ایسے خیالات نادرست ہیں اور صرف اس امر کا نتیجہ ہیں کہ اُن کو صحیح اسلامی تاریخ کا علم نہیں ورنہ اسلام کا ماضی ایسا شاندار اور بے عیب ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ سب کے سب ایسے اعلیٰ درجہ کے بااخلاق لوگ ہیں کہ اُن کی نظیر دنیا کی کسی قوم میں نہیں ملتی خواہ وہ کسی نبی کے صحبت یافتہ کیوں نہ ہوں۔ اور صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ لوگ ہی ہیں جن کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے استاد اور آقا کے نقشِ قدم پر چل کر ایسی روحانیت پیدا کر لی تھی کہ سیاسیات کی خطرناک اُلجھن میں پڑ کر بھی انہوں نے تقویٰ اور دیانت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور سلطنت کے بار کے نیچے بھی اُن کی کمر ایسی ہی ایستادہ رہی جیسی کہ اُس وقت جب "قوت لایموت" کے وہ محتاج تھے اور ان کا فرش مسجد نبوی کی بے فرش زمین تھی۔ اور اُن کا تکیہ ان کا اپنا ہاتھ۔ اُن کا شغل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلامِ مبارک سُننا تھا اور ان کی تفریح خدائے واحد کی عبادت تھی۔

اسلام کے اوّلین فدائی
حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ

غالباً آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ میرا ارادہ اس وقت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق کچھ بیان کرنے کا ہے۔ یہ دونوں بزرگ اسلام کے اوّلین فدائیوں میں سے ہیں اور اُن کے ساتھی بھی اسلام کے بہترین ثمرات میں سے ہیں۔ ان کی دیانت اور ان کے تقویٰ پر الزام کا آنا درحقیقت اسلام کی طرف عار کا منسوب ہونا ہے اور جو مسلمان بھی سچے دل سے اس حقیقت پر غور کرے گا اس کو اِس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا کہ ان لوگوں کا وجود درحقیقت تمام قسم کی دھڑا بندیوں سے ارفع اور بالا ہے۔ اور یہ بات بے دلیل نہیں بلکہ تاریخ کے اوراق اس شخص کے لئے جو آنکھ کھول کر ان پر نظر ڈالتا ہے اس امر پر شاہد ہیں۔

غیر مسلم مؤرخین کی غلط بیانیاں

جہاں تک میری تحقیق ہے ان بزرگوں اور اُن کے دوستوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ اسلام کے دشمنوں کی کارروائی ہے۔ اور گو صحابہؓ کے بعد بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنی نفسانیت کے ماتحت ان بزرگوں میں سے ایک یا دوسرے پر اتہام لگائے ہیں لیکن باوجود اس کے صداقت ہمیشہ بلند و بالا رہی ہے اور حقیقت کبھی پردۂ خفا کے نیچے نہیں چھپی۔ ہاں اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنی تاریخ سے ناواقف ہو گئے اور خود اپنے مذہب پر ان کو آگاہی نہیں رہی۔ اسلام کے دشمنوں نے یا تو بعض دشمنوں کی روایات کو تاریخِ اسلام سے چُن کر یا صحیح واقعات سے غلط نتائج اخذ کر کے ایسی تاریخیں بنا دیں کہ جن سے صحابہؓ اور اُن کے ذریعہ سے اسلام پر حرف آوے۔ چونکہ اس وقت مسلمانوں کی عینک جس سے وہ ہر ایک چیز کو دیکھتے ہیں یہی غیر مسلم مؤرخ ہو رہے ہیں اس لئے جو کچھ انہوں نے بتایا انہوں نے قبول کر لیا۔ جن لوگوں کو خود عربی تاریخیں پڑھنے کا موقع ملا بھی انہوں نے بھی یورپ کی ہائر کریٹیسزم (اعلیٰ طریقِ تنقید) سے ڈر کر ان بے سروپا اور جعلی روایات کو جن پر یورپین مصنفوں نے اپنی تحقیق کی بنا رکھی تھی صحیح اور مقدم سمجھا اور دوسری روایات کو غلط قرار دیا اور اس طرح یہ زمانہ ان لوگوں سے قریباً خالی ہو گیا جنہوں نے واقعات کو ان کی اصل شکل میں دیکھنے کی کوشش کی۔

اسلام میں فتنوں کے اصلی موجب صحابہؓ نہ تھے۔

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ یہ خیال کہ اسلام میں فتنوں کے موجب بعض بڑے بڑے صحابہؓ ہی تھے بالکل غلط ہے۔ اِن لوگوں کے حالات پر مجموعی نظر ڈالتے ہوئے یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے ذاتی اغراض یا مفاد کی خاطر انہوں نے اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی جن لوگوں نے صحابہؓ کی جماعت میں مسلمانوں میں اختلاف و شقاق نمودار ہونے کی وجوہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ فتنہ کی وجوہ اور جگہ پیدا ہوئی ہیں اور وہیں اُن کی تلاش کرنے پر کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی امید کی جا سکتی ہے جو غلط روایات کہ اس زمانہ کے متعلق مشہور کی گئی ہیں اگر ان کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو ایک صحابی بھی نہیں بچتا جو اس فتنہ میں حصہ لینے سے محفوظ رہا ہو۔ اور ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جو تقوےٰ اور دیانت پر مضبوطی سے قائم رہا ہو۔ اور یہ اسلام کی صداقت پر ایک ایسا حملہ ہے کہ بیخ و بنیاد اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکھڑ جاتی ہے۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور ان روایات کے بموجب اسلام کے درخت کے پھل ایسے کڑوے ثابت ہوتے ہیں کہ کچھ خرچ کرنا تو الگ رہا مفت بھی اس کے چکھنے کے لئے کوئی تیار نہ ہوگا مگر کیا کوئی شخص جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا ذرہ بھی مطالعہ کیا ہو اس امر کے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ خیال کرنا بھی بعید از عقل ہے کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ وہ آپؐ کے جلیل القدر اور جاں نثار صحابہؓ تھے۔ اور آپ سے نہایت قریبی رشتے اور تعلق رکھتے تھے وہ بھی اور اُن کے علاوہ تمام دیگر صحابہؓ بھی بلا استثناء چند ہی سال میں ایسے بگڑ گئے کہ صرف ذاتی اغراض کے لئے نہ کہ کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر ایسے اختلافات میں پڑ گئے کہ اس کے صدمہ سے اسلام کی جڑ ہل گئی مگر افسوس ہے کہ گو مسلمان لفظاً تو نہیں کہتے کہ صحابہؓ نے اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لئے فتنے کھڑے کئے لیکن انہوں نے ایسے لوگوں کی روایتوں کو سچا سمجھ کر جنہوں نے اسلام اچھی طرح قبول نہیں کیا تھا۔ اور صرف زبانی اقرار اسلام کیا تھا۔ اور پھر ایسے لوگوں کی تحقیقات پر اعتبار کر کے جو اسلام کے سخت دشمن اور اس کے مٹانے کے درپے ہیں ایسی باتوں کو تسلیم کر رکھا ہے جن کے تسلیم کرنے سے لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ صحابہؓ کی جماعت نعوذ باللہ تقویٰ اور دیانت سے بالکل خالی تھی۔

مَیں اپنے بیان میں اس امر کا لحاظ رکھونگا کہ تاریخیں وغیرہ نہ آویں تاکہ سمجھنے میں دقّت نہ ہو اور مضمون پیچیدہ نہ ہو جاوے کیونکہ میرے اس لیکچر کی اصل غرض ابتدائے اسلام کے بعض اہم واقعات سے کالجوں کے طلباء کو واقف کرنا ہے اور اسی وجہ سے ہی عربی عبارات کے بیان کرنے سے بھی حتی الوسع اجتناب کروں گا اور واقعات کو حکایت کے طور پر بیان کروں گا۔

اختلافات کا ظہور خلیفہ ثالث کے زمانہ میں کیوں ہوا؟

یہ بات تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں پر روشن ہوگی کہ مسلمانوں میں اختلاف کے آثار نمایاں طور پر خلیفہ ثالث کے عہد میں ظاہر ہوئے تھے ان سے پہلے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد میں اختلاف نے کبھی سنجیدہ صورت اختیار نہیں کی۔ اور مسلمانوں کا کلمہ ایسا متحد تھا کہ دوست و دشمن سب اس کے افتراق کو ایک غیر ممکن امر خیال کرتے تھے اور اسی وجہ سے عموماً لوگ اس اختلاف کو خلیفہ ثالث کی کمزوری کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ جیسا مَیں آگے چل کر بتاؤں گا واقعہ یوں نہیں۔

حضرت عثمانؓ کے ابتدائی حالات

حضرت عمرؓ کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر مسندِ خلافت پر بیٹھنے کے لئے حضرت عثمانؓ پر پڑی۔ اور آپ اکابر صحابہؓ کے مشورہ سے اس کام کے لئے منتخب کئے گئے۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور یکے بعد دیگرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ سے بیاہی گئیں۔ اور جب دوسری لڑکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فوت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو مَیں اُسے بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہ دیتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر میں آپ کو خاص قدر و منزلت حاصل تھی۔ آپ اہلِ مکہ کی نظر میں نہایت ممتاز حیثیت رکھتے اور اس وقت اور ملک عرب کے حالات کے مطابق مالدار آدمی تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام اختیار کرنے کے بعد جن خاص خاص لوگوں کو تبلیغِ اسلام کے لئے منتخب کیا اُن میں ایک حضرت عثمانؓ بھی تھے۔ اور آپ پر حضرت ابو بکرؓ کا گمان غلط نہیں گیا بلکہ تھوڑے دنوں کی تبلیغ سے ہی آپ نے اسلام قبول کر لیا اور اس طرح السابقون الاوّلون میں یعنی اسلام میں داخل ہونے والے اس پیشرو گروہ میں شامل ہوئے جن کی قرآن کریم نہایت قابلِ رشک الفاظ میں تعریف فرماتا ہے۔ عرب میں انہیں جسقدر عزت اور توقیر حاصل تھی اس کا کسی قدر پتہ اس واقعہ سے لگ سکتا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک رؤیا کی بناء پر مکہ تشریف لائے اور اہلِ مکہ نے بُغض و کینہ سے اندھے ہو کر آپؐ کو عمرہ کرنے کی اجازت نہ دی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا کہ کسی خاص معتبر شخص کو اہلِ مکہ کے پاس اس امر پر گفتگو کرنے کے لئے بھیجا جاوے اور حضرت عمرؓ کو اس کے لئے انتخاب کیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ یا رسولؐ اللہ مَیں تو جانے کو تیار ہوں مگر مکہ میں اگر کوئی شخص اس سے گفتگو کر سکتا ہے تو وہ حضرت عثمانؓ ہے۔ کیونکہ وہ ان لوگوں کی نظر میں خاص عزت رکھتا ہے پس اگر کوئی دوسرا شخص گیا تو اس پر کامیابی کی اتنی امید نہیں ہو سکتی جتنی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ہے۔ اور آپ کی اس بات کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی درست تسلیم کیا۔ اور انہیں کو اس کام کے لئے بھیجا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کفار میں بھی خاص عزّت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کا مرتبہ رسول کریم صلعم کی نظر میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا بہت احترام فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور آپؐ اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عمرؓ تشریف لائے تب بھی آپؐ اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عثمانؓ تشریف لائے تو آپؐ نے جھٹ اپنے کپڑے سمیٹ کر درست کر لئے اور فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی طبیعت میں حیا بہت ہے اس لئے مَیں اس کے احساسات کا خیال کر کے ایسا کرتا ہوں۔ آپ اُن شاذ آدمیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اسلام کے قبول کرنے سے پہلے بھی کبھی شراب کو مُنہ نہیں لگایا اور زنا کے نزدیک نہیں گئے۔ اور یہ ایسی خوبیاں ہیں جو عرب کے ملک میں جہاں شراب کا پینا فخر اور زنا ایک روزمرہ کا شغل سمجھا جاتا تھا اسلام سے پہلے چند گنتی کے آدمیوں سے زیادہ لوگوں میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ غرض آپ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ نہایت اعلےٰ درجہ کے اخلاق آپ میں پائے جاتے تھے۔ دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے آپ نہایت ممتاز تھے۔ اسلام میں سبقت رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نہایت خوش تھے اور حضرت عمرؓ نے آپ کو اُن چھ آدمیوں میں سے ایک قرار دیا ہے جو حضرت رسول کریم صلعم کی وفات کے وقت تک آپ کی اعلےٰ درجہ کی خوشنودی کو حاصل کئے رہے اور پھر آپ عشرہ مبشرہ میں سے ایک فرد ہیں یعنی ان دس آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔[1]

آپ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے چھ سال تک حکومت میں کسی قسم کا کوئی فتنہ نہیں اٹھا بلکہ لوگ آپ سے بالعموم بہت خوش تھے۔ اس کے بعد یک دم ایک ایسا فتنہ پیدا ہوا جو بڑھتے بڑھتے اس قدر ترقی کر گیا کہ کسی کے روکے نہ رُک سکا۔ اور انجام کار اسلام کے لئے سخت مضر ثابت ہوا۔ تیرہ سو برس گذر چکے ہیں مگر اب تک اس کا اثر اُمتِ اسلامیہ میں سے زائل نہیں ہوا۔

فتنہ کہاں سے پیدا ہوا؟

اب سوال ہوتا ہے کہ یہ فتنہ کہاں سے پیدا ہوا۔ اس کا باعث بعض لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو قرار دیا ہے اور بعض نے حضرت علیؓ کو۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے بعض بدعتیں شروع کر دی تھیں جن سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خلافت کے لئے خفیہ کوشش شروع کر دی تھی اور حضرت عثمانؓ کے خلاف مخالفت پیدا کر کے اُنہیں قتل کرا دیا۔ تاکہ خود خلیفہ بن جائیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ حضرت عثمانؓ نے کوئی بدعت جاری کی اور نہ حضرت علیؓ نے خود خلیفہ بننے کے لئے انہیں قتل کرایا یا ان کے قتل کے منصوبہ میں شریک ہوئے بلکہ اس فتنہ کی اور ہی وجوہات تھیں۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا دامن اس قسم کے الزامات سے بالکل پاک ہے۔ وہ نہایت مقدس انسان تھے۔ حضرت عثمانؓ تو وہ انسان تھے جن کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے اسلام کی اتنی خدمات کی ہیں کہ وہ اب جو چاہیں کریں خدا ان کو نہیں پوچھے گا۔ اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ خواہ وہ اسلام سے ہی برگشتہ ہو جائیں تو بھی مواخذہ نہیں ہوگا بلکہ یہ تھا کہ ان میں اتنی خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں اور وہ نیکی میں اس قدر ترقی کر گئے تھے کہ یہ ممکن ہی نہیں رہا تھا کہ اُن کا کوئی فعل اللہ تعالےٰ کے احکام کے خلاف ہو۔ پس حضرت عثمانؓ ایسے نہ تھے کہ وہ کوئی خلافِ شریعت بات جاری کرتے۔ اور نہ حضرت علیؓ ایسے انسان تھے کہ خلافت کے لئے خفیہ منصوبے کرتے۔ جہاں تک مَیں نے غور اور مطالعہ کیا ہے اس فتنہ ہائلہ کے چار وجوہ ہیں۔

(باقی)

---

[1] در حقیقت عشرہ مبشرہ ایک محاورہ ہوگیا ہے ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے بہت زیادہ صحابہؓ کی نسبت جنت کی بشارت دی ہے۔ عشرہ مبشرہ سے در اصل وہ دس مہاجر مراد ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس شوریٰ کے رُکن تھے اور جن پر آپؐ کو خاص اعتماد تھا۔

[1] اس مضمون پر برائے اشاعت نظر ثانی کرتے وقت مَیں نے حاشیہ پر بعض ضروری تاریخی حوالجات دیدیئے ہیں اور مطالعہ کنندۂ کتاب کو زیادہ مشقت سے بچانے کے لئے صرف تاریخ طبری کے حوالوں پر اکتفا کی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ منہ

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان اپریل کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے اس کا نصاب چھوٹے گروپ کے لئے "ہمارا آقا" اور بڑے گروپ کے لئے "جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ" ہے۔ دونوں کتابیں دفتر لجنہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

(آنرری سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادتِ الٰہی اور اُس کے فوائد

(ملک رفیق احمد صاحب درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

دنیا کے تمام مذاہب میں عبادت کو ایمان کے بعد بنیادی حیثیت حاصل ہے اور ہر مذہب اس کو روحانی ترقی کے لئے ایک سیڑھی قرار دیتا ہے۔ بعض مذاہب میں اس کام کو ایک خاص گروہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے اس گروہ کا کام ہی ہر وقت اپنے تصور اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنا ہوتا ہے اور باقی ہر اہل مذہب کے لئے کوئی خاص دن یا وقت مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جس میں ہر ایک شخص آکر مذہبی فرائض انجام دے سکتا ہے

عبادت انسان کے لئے کیوں ضروری ہے؟ اس کا انسان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ اس کے مقرر کرنے میں کیا حکمت ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں۔ جو ہر ایک عبادت گزار کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں۔

انسان کو پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟ یہ وہ بنیادی سوال ہے۔ جس کے حل ہو جانے کے نتیجہ میں مندرجہ بالا سوالات کا عقدہ کھل جاتا ہے اور یہی وہ سوال ہے۔ جس پر تمام انسانی معاملات کی بنیاد ہے۔ اگر اس کی پیدائش کے وقت اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ یہ ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھے تو انسان کا اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھنا اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنا ہوگا لیکن اگر ایسا نہیں۔ تو عبادت اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنا اور اس سے دعائیں مانگنا بھی عبث فعل ٹھہرے گا۔ ظاہر ہے ان امور کا علم ہم خالق حقیقی کی مرضی سے ہی دریافت کر سکتے ہیں۔ وہی ہمیں صحیح رنگ میں ہماری زندگی کا مقصد بتا سکتا ہے۔ چنانچہ جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملتا ہے "ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" یعنی میں نے جن و انس کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

اب انسان کی زندگی کا مقصد تو متعین ہو گیا۔ سوال عبادت کی حقیقت اور اس کے فوائد کا ہے۔ یعنی عبادت حقیقت میں ہے کیا اور اس کے فوائد کیا ہیں؟ کیونکہ خدا تعالیٰ ہمیں کسی ایسے کام کرنے کا حکم نہیں دیتا جس میں کوئی نہ کوئی حکمت نہ ہو۔

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور یہ "عبد" سے ہے۔ اس کے معنے واحد قرار دینا، خدمت کرنا، اطاعت کرنا کے ہیں جیسا کہ منجد میں ہے۔

"عبادۃً وعبودۃً وعبودیۃً ومعبداً ومعبدۃً اللہ: وحدہ وخدمہ وخضع وذلّ وطاع لہ"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔

یعنی اے لوگو تم سب اپنے رب کی عبادت کرو۔ اس رب کی جس نے تم سب کو پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔

تنویر المقیاس (یہ تفسیر ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے) میں لکھا ہے۔

اعبدوا ربکم اوحدوا ربکم

عبادت کا تذکرہ خدا تعالیٰ نے کئی اور مقامات پر بھی کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰہک والٰہ اٰبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق الٰہاً واحداً ونحن لہ مسلمون۔ (البقرہ)

یعنی جب (حضرت یعقوب علیہ) نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے تو انہوں کہا کہ ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیم اسمٰعیل اور اسحٰق کے الٰہ کی عبادت کریں گے اور اسی کے فرمانبردار ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم (آل عمران)

(اے رسول کہہ دے) اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس تم اسی کی عبادت کرو اور یہی صراط مستقیم ہے۔ ہر چیز کے بنانے کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اپنے مطلوبہ مقصد کو پورا نہ کرے تو اس کا وجود ہی لغو اور بے فائدہ ہوگا۔ مثلاً ایک گھڑی وقت کے اندازہ کے لئے بنائی جاتی ہے۔ لیکن اگر گھڑی خرید کر اسے صندوق میں بند کر دیا جائے۔ تو اس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہوگا۔ اس نے اپنے مجوزہ کام کو سر انجام نہ دیا۔ جس کی وجہ سے اس کے بنانے کی غرض ہی فوت ہو گئی۔ ایسا ہی انسان کی پیدائش کا حال ہے۔ اس کو ایک غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور وہ غرض ہے عبادت۔ اب اگر ایک انسان اپنے مجوزہ کام کو سر انجام نہیں دیتا تو اس کی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

دنیا کی نعماء اس لئے پیدا کی گئی ہیں تا ان کے ذریعہ انسان اپنی طاقت کو بحال رکھے کیونکہ جب تک اس کو طاقت نہ ملے گی وہ عبادت بھی صحیح رنگ میں نہ کر سکے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مال و متاع کا حاصل کرنا انسانی زندگی کی منزل نہیں۔ بلکہ انسانی زندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنا اس کی زندگی کا مقصد ہے۔ یہ مال ہمارے لئے ایک سیڑھی کا کام دیتا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ یا تو اس سیڑھی کے ذریعہ لہو و لعب میں مشغول ہو کر قعر مذلت میں اتر جائیں یا اس کو پاکیزہ طریق سے استعمال کر کے رفعت و بلندی حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔

عبادت کے فوائد وہی بتا سکتے ہیں جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو چکا ہو۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے عبادت کا ثمر دیا ہو اور وہ اس سے متمتع ہوتے ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں تا عبادت کے فوائد کا صحیح رنگ میں علم ہو۔ اور ہم ان کے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر مئی ۱۹۰۲ء)

نماز کی عبادت کے فوائد کا تذکرہ حضور علیہ السلام ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے آتا ہے۔ اس طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۳۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ عبادت کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں (ان فوائد کو اللہ تعالیٰ نے "لعلکم تتقون" کے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

۱۔ عبادت سے تزکیہ و تصفیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔
۲۔ عبادت کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی توجہات اور عنایات کا مستحق بنتا ہے۔
۳۔ انسان کو حقیقی زندگی حاصل ہوتی ہے
۴۔ عافیت اور خوشی کا سامان حاصل ہوتا ہے۔
۵۔ انسان خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔
۶۔ حقیقی سرور اور لذت اور شوق ملتا ہے۔
۷۔ عبادت میں انسان کو لذیذ غذاؤں کی مانند مزہ آتا ہے۔
۸۔ اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بہنوئی سید عزیز احمد شاہ صاحب آف جڑانوالہ ایک لمبے عرصہ سے درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قریشی محمد سعید جامعہ احمدیہ

۲۔ میرے بیٹے مسٹر عبدالحمید صاحب عباسی کلورکوٹ میں گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اور انہیں سخت چوٹیں آئیں ہیں اب کمزوری بہت ہو گئی۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(عبدالمتین عباسی دہم شیخوپورہ)

۳۔ میں چند روز سے کھانسی کی وجہ سے بہت بیمار ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ولی محمد بنمل)

۴۔ میرے لڑکے رفیق احمد کا اپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں دو دفعہ ہوا ہے۔ حالت نازک ہے۔ احباب دعائے صحت فرما دیں

خاکسار نبی بخش چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

۵۔ میرے والد صاحب کی طبیعت کئی روز سے ناساز ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

زبیدہ نور الدین شاہ آزاد ٹرانسپورٹ کمپنی مینیجر۔ شورکوٹ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کے واقفین

وقف عارضی کے واقفین کی چوتھی فہرست الفضل ۷ر نومبر و ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکی ہے اب یہ پانچویں فہرست ہے۔ اس میں ان واقفین کے نام شامل ہیں جو ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء تک کام کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کے واقفین کی فہرستیں عنقریب شائع ہوں گی۔ انشاء اللہ۔ احباب سے جملہ واقفین کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

(پانچویں قسط)

۳۸۸- مکرم چوہدری عطاء الرحمان صاحب لاہور
۳۸۹- ” ” ماسٹر طالب حسین صاحب ربوہ
۳۹۰- ” میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی
۳۹۱- ” کوثر احمد صاحب باجوہ ”
۳۹۲- ” چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار نوانکی
۳۹۳- ” صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار چک ۲۵۶
۳۹۴- ” ماسٹر عبدالحمید صاحب کوہاٹ
۳۹۵- ” منظور احمد شاکر ایم اے گھٹیالیاں
۳۹۶- ” عبدالرشید صاحب دھرمپورہ لاہور
۳۹۷- ” محمد جلال صاحب شمس جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۹۸- ” مسعود احمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ”
۳۹۹- ” قاسم علی صاحب جھنگ
۴۰۰- ” ماسٹر عبدالقدیر ربوہ
۴۰۱- ” سید عزیز احمد صاحب ملیانوالہ
۴۰۲- ” احمد دین صاحب مہاجر گوئی
۴۰۳- ” مسعود اقبال صاحب لاہور
۴۰۴- ” شیخ مظہر حسین صاحب جاوید منڈی بہاؤالدین
۴۰۵- ” ایم صدیق صاحب ظفر گھٹیالیاں
۴۰۶- ” عبدالرشید صاحب لاہور
۴۰۷- ” سید منصور احمد صاحب کراچی
۴۰۸- ” میاں نور محمد صاحب چک ۹۷ شمالی
۴۰۹- ” شمس الدین خان صاحب
امیر جماعت احمدیہ پشاور
۴۱۰- ” عبدالواحد خان صاحب احمدی پیر ترنگی
۴۱۱- ” چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱۰۴ اقبال نگر
۴۱۲- ” محمد یوسف صاحب باجوہ ربوہ
۴۱۳- ” محمد شریف خان صاحب لیکچرار ”
۴۱۴- ” محمد اسحٰق صاحب چنیوٹ
۴۱۵- ” ناصر احمد صاحب ربوہ
۴۱۶- ” صوبیدار غلام رسول صاحب ”
۴۱۷- ” عبدالقادر صاحب چک منگلا
۴۱۸- ” خادم حسین صاحب کراچی
۴۱۹- ” ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل ڈگری
۴۲۰- ” محمد احمد صاحب ابن محمد علی صاحب ربوہ
۴۲۱- ” سید نعیم احمد شاہ صاحب ”
۴۲۲- ” اہلیہ صاحبہ سید نعیم احمد شاہ صاحب ”
۴۲۳- ” عبدالمجید خان صاحب ”
۴۲۴- ” محمد افضل صاحب طاہر ”
۴۲۵- ” منشی فتح دین صاحب ”
۴۲۶- ” غلام مرتضیٰ صاحب عابد ”
۴۲۷- ” حکیم دوست محمد صاحب سانگلہ ہل

۴۲۸- مکرم علی احمد صاحب پردیسی آنریری معلم ربوہ
۴۲۹- ” احمد اللہ صاحب ”
۴۳۰- ” عبدالکریم صاحب پہلوان ”
۴۳۱- ” حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد
۴۳۲- ” حمید احمد صاحب ظفر ربوہ
۴۳۳- ” میاں مہر دین صاحب آف ضلع شیخوپورہ
۴۳۴- ” خان میر صاحب ربوہ
۴۳۵- ” چوہدری سارنگ خاں صاحب مرحوم بلوچاں
۴۳۶- ” علی محمد صاحب لاہور
۴۳۷- ” عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ
۴۳۸- ” عبدالرحمٰن صاحب ”
۴۳۹- ” نعیم احمد صاحب طیب ”
۴۴۰- ” محمود اقبال صاحب لاہور
۴۴۱- ” گلزار احمد صاحب کرشن نگر لاہور
۴۴۲- ” محمود مجیب اصغر لاہور
۴۴۳- ” ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد ربوہ
۴۴۴- ” عبدالرحمٰن صاحب نیازی سرگودھا
۴۴۵- ” حافظ غلام حسین صاحب ربوہ
۴۴۶- ” میاں محمد شریف صاحب
۴۴۷- ” میجر محمد شریف صاحب باجوہ مظفر گڑھ
۴۴۸- ” ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر ربوہ
۴۴۹- ” صوفی محمد حسین صاحب ربوہ
۴۵۰- ” بشیر احمد صاحب ”
۴۵۱- ” میاں چراغ الدین صاحب پرنسپل لاہور
۴۵۲- ” عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور
۴۵۳- ” منور اشرف صاحب گھنوکے ججہ سیالکوٹ
۴۵۴- ” رشید احمد صاحب مبشر ربوہ
۴۵۵- ” محمد حنیف صاحب سرگودھا
۴۵۶- ” غلام احمد صاحب عابد حیدرآباد
۴۵۷- ” چوہدری محمد شریف صاحب لاہور
۴۵۸- ” قاضی محمد یوسف شاد صاحب ربوہ
۴۵۹- ” اللہ بخش صاحب ملک ”
۴۶۰- ” سید عبدالرحیم شاہ صاحب
اپیل نویس مانسہرہ
۴۶۱- ” حکیم عبدالواحد صاحب ”
۴۶۲- ” چوہدری محمد اسحٰق صاحب ربوہ
۴۶۳- ” مشتاق احمد صاحب ظہیر بتول
۴۶۴- ” عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹ پنیار
۴۶۵- ” حافظ محمد یعقوب صاحب اسلم ربوہ
۴۶۶- ” عبدالرشید صاحب کھوکھر راولپنڈی
۴۶۷- ” محمد خان صاحب درویش فتح پور گجرات

دعائے مغفرت

۱- میرا بھتیجا محمد ظاہر ابن چوہدری محمد افضل صاحب بٹ ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سابق ٹھیکیدار ملٹری قادیان مورخہ ۱۲؍۲؍۶۶ بوقت چار بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ صحت قابل رشک تھی۔ اس علاقہ میں کبڈی کا مشہور کھلاڑی تھا۔ والدین کا بڑا فرمانبردار اور ہر دلعزیز تھا محلہ میں بے حد مقبول تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں نیز والدین اور سوگوار بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ (محمد اکرم بٹ بی اے ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ)

۲- خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری سردار خان صاحب چیمہ نمبردار سکندر پور کوٹ ضلع گوجرانوالہ کو ۲۳ر جنوری بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ آپ ۱۰ر فروری بروز جمعہ شام ۸ بجے بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ متقی پارسا۔ خدا تعالیٰ پر پورا توکل کرنے والے۔ تہجد گذار تھے۔ زبان ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید سے ہر وقت تر رہتی تھی۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں

(خاکسار محمد علی چیمہ از لندن)

۳- ہمارے والد ملک بشیر احمد صاحب موضع اڈا نملہ تحصیل ... صوبہ بہار۔ انڈیا جماعت کے پرانے بزرگوں میں سے تھے۔ لمبی علالت کے بعد ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳ر فروری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کے تیسرے فرزند تھے ابتدائی تعلیم قادیان میں اور پھر اسلامیہ کالج لاہور میں پائی اور پھر صوبہ بہار میں ملازمت میں مختلف جگہوں میں رہے۔ ان کی مغفرت اور نماز جنازہ غائب ادا کرنے کے لئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ خاکسار ملک شریف احمد

۴- امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع میانوالی مکرم عبدالرحمان صاحب بھٹی کا بچہ عمر ۵ سال اپنے مکان کی چھت سے گر کر فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچہ کی مغفرت اور والدین کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد شفیع قریشی۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ میانوالی)

۵- میرے بڑے بھائی ملک کمال الدین صاحب ۲؍۲؍۶۶ کو اچانک وفات پا گئے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

(ملک بشیر الدین احمدی۔ مورو سندھ)

۶- میرے بھائی ملک مبارک احمد خان مورخہ ۱۷؍۲؍۶۶ بروز جمعہ قضائے الٰہی سے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ نماز جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ترقی مدارج عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ (ملک مشتاق احمد خان 2/11 ۸ پاکستان ریمپلائنز ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

۷- خاکسار کے بڑے بھائی میاں فخر الدین صاحب آف احمد نگر الیکٹریشن (سپروائزر) مورخہ ۱۵؍۲؍۶۶ بوقت گیارہ بجے صبح بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار ہیں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ (خاکسار عبدالسلام شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حسین آگاہی ملتان)

ربوہ ویلی شارٹ ہینڈ کالج

فیس شارٹ ہینڈ ۔/۷ روپے ماہوار
اوقات کار حسب ذیل ہوں گے
نشست اول ۷ تا ۳۰۔۱۰
دوم ۳۰۔۱۰ تا ۰۰۔۱
سوم ۰۰۔۲ تا ۳۰۔۵
چہارم ۳۰۔۵ تا ۰۰۔۹
احباب اس میں داخلہ لے کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچالیں۔

سید احمد کلثوم مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہومیوپیتھی کے متعلق

دوائیں | کتابیں
سامان | مشورے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۸۶۰۵:- میں بشریٰ بیگم

زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ چندھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/۱۳۹ اسلامیہ ٹاؤن ڈاک خانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ رمئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے:-

۱- مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ۔

زیورات:-

(۱) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی قریباً ۱۲۰ روپے

(۲) گلوبند طلائی ۳ تولہ ۳۶۰/-

(۳) جھمکے طلائی ۲ تولہ ۲۴۰/-

(۴) انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ ۴۰/-

(۵) بالیاں طلائی ۱ تولہ ۱۲۰/-

(۶) چوڑیاں ۸ عدد طلائی ۱۱ تولہ ۱۳۲۰/-

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -۱۰ روپے)

الامتہ: بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین A/۱۳۴ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- محمد حسین بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۸۶۰۶:- میں منور احمد بٹ

ولد غلام صمدانی صاحب بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال نیروبی ڈاک خانہ نیروبی ضلع نیروبی صوبہ کینیا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۷۰۰ شلنگ کے قریب ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول ۵۰-۱۳)

العبد:- منور احمد بٹ۔ ۱۵/۱۲/۶۶

گواہ شد عبدالرحمن شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

مسل نمبر ۱۸۶۰۷:- میں سلیمہ بیگم

زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت احمدی ساکن چک ۱۱۷ چھور ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - حق مہر مبلغ پانچصد بذمہ خاوند۔ زیور کوئی نہیں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں۔ میں حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے

(شرط اول ایک روپیہ)

الامتہ: سلیمہ بیگم بقلم خود اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ بقلم خود سید علی سیکرٹری تحریک جدید چھور چک نمبر ۱۱۷۔

گواہ شد۔ عطاء اللہ خاوند موصیہ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۰۸:- میں سعیدہ بیگم بنت

چوہدری جھنڈے خاں صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۷ چھور ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت گورنمنٹ مبلغ ۱۵۷/۲ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول -۲ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: بقلم خود سعیدہ بیگم معلمہ چھور

گواہ شد: غلام نادر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد صادق انسپکٹر وصایا حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

نفع ہی نفع!

قرآن پاک کی طباعت و اشاعت میں بلا خوف و خطر روپیہ لگا کر ثواب دارین حاصل کریں اور گھر بیٹھے آرام سے بہت معقول نفع ماہ بماہ وصول کرتے رہیں۔ روپیہ محفوظ۔ نفع اتنا مناسب کہ کسی اور جگہ سے نہ مل سکے

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے

کتاب خاص پیشکش مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل مال کی فراہمی کے سلسلے میں صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز اور سپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ان کے پاکستانی ایجنٹس کی وساطت سے آنے والے ٹنڈروں کو ترجیح دی جائے گی۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹینڈر کی مختصر کیفیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور کھاتہ (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخیں	مقررہ تاریخ اور وقت برائے وصولی	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P6/217/D4 (AID LOAN No 070)66				
۱- ۲-	فلٹر کلینگ پلانٹ برائے ڈیزل لوکوموٹو دو عدد کونٹری کلاٹنگس ٹریپ کیپٹ ۳۰۵۰ گیلن ایک عدد	۱۰ روپے	۲/۲۰/۶۷ تا ۳/۱۳/۶۷	۱۴/۳/۶۷ ۸ بجے صبح	۱۴/۳/۶۷ ۸½ بجے صبح

۳- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقل) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس ایمپرس روڈ لاہور سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ماسوائے جمعہ کے تمام کام کے دنوں میں ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مذکورہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کی دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان، ۱۲ ایسٹ سینسٹھویں سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشیں قابل غور ہوں گی۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴- مقامی فرمیں بھی جو زر مبادلہ کے سلسلہ میں کوئی معاونت طلب کئے بغیر حاضر اسٹاک سے مال پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں فری ڈیلیوری کی بنیاد پر پیش کشیں بھیج سکتی ہیں جن میں سرکاری ٹیکس / ڈیوٹی اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

آئیٹم نمبر	کنسائنی کا نام
۱	ڈی ایس / پی ڈبلیو آر راولپنڈی کو ایک عدد۔ روہڑی شیڈ کو ایک عدد
۲	ڈی ایس / پی ڈبلیو آر کراچی۔

KDC (L) 1718

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے پُرزور درخواست

پانچ ہزار واقفینِ عارضی کا مطالبہ ـــــ اور ـــــ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۱۔ پانچ ہزار واقفینِ عارضی کا مطالبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتِ احمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ وقف عارضی کے سلسلہ میں پانچ ہزار واقفین مہیا کرے۔ الحمد للہ کہ احباب جماعت اس تحریک پر ذوق و شوق سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہنوز مطلوبہ تعداد بہت دور ہے۔ اس لئے میں جملہ امراء صاحبان پریذیڈنٹ صاحبان اور مربیانِ کرام سلسلہ احمدیہ سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ضرورت کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں تاکہ جلد سے جلد یہ تعداد پوری ہو جائے اور جماعتوں کی تربیت اور تعلیم قرآن کا کام کماحقہٗ انجام پائے۔ وقف عارضی میں جانے والے دوست اس بات کے شاہد ہیں کہ اس پاک تحریک کے نتیجہ میں خود انہیں روحانی فائدہ پہنچتا ہے اور ثواب اس کے علاوہ ہے۔ دفتر سے وقفِ عارضی کے مطبوعہ فارم مل سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سادہ کاغذ پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں اس وقف کے لئے درخواست بھجوائی جاسکتی ہے۔ احباب اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

۲۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق یہ کلاس ماہ جولائی میں تعطیلات کے ایام میں ایک ماہ کے لئے جاری ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کلاس کا نصاب ایسا مقرر کیا گیا ہے کہ شامل ہونے والے احباب قرآن مجید، حدیث شریف، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اور صرف و نحو کے اسباق کے علاوہ علماء سلسلہ کی تقاریر سے بھی استفادہ کریں گے۔ اس کے علاوہ خود طلباء کو بھی تقاریر کی مشق کروائی جائے گی۔ مقدم ترین چیز قرآن کریم کی تعلیم ہوگی۔ علماء کی تقاریر کے لئے اہم موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔ تقریروں کے نوٹ مطبوعہ شکل میں طلباء کو دیئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان سے بھی استفادہ کا پروگرام مقرر ہے۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے دوست ابھی سے تیاری کرنی شروع کر دیں اور اپنے نام دفتر ھذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ایسی تمام درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ جماعتوں میں یہ تحریک کرکے صدر اور امراء صاحبان جلد سے جلد طلباء کے نام ارسال کریں۔

درخواستِ دعا

۱۔ میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کراچی میں ماغ میں ٹیومر کے اپریشن کے بعد عرصے سے بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں بخار کی وجہ سے تکلیف میں بہت اضافہ ہو گیا۔

بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ملک بشارت احمد۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کو مکان کے اوپر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ اسیطرح میری چھوٹی بچی کو گرنے سے دائیں کندھے پر شدید چوٹ آئی ہے۔ نیز میرے چچا صاحب بھی بہت بیمار ہیں۔ قارئین کرام ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(راجہ محمد یوسف خادم منگلا ڈیم ضلع جہلم)

امتحان "چشمہ مسیحی"

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماتحت "چشمہ مسیحی" کا امتحان ۲۶ فروری کو بعد نماز عصر ہوگا۔ کتاب مذکور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی طرف سے طبع کروائی گئی فراہم ہے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کو حاصل کر کے امتحان کی پوری تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ (ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی

احباب جماعت سے ضروری درخواست

"حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ آخر اپریل ۱۹۶۷ء تک فضل عمر فاؤنڈیشن کی وعدہ شدہ رقم کا تیسرا حصہ ادا ہو جانا چاہیئے۔ اور یوں بھی لازم ہے کہ ایسا ہی ہو۔ وعدوں کے پورا کرنے کی میعاد تین سال ہے۔ پہلے سال میں وعدوں کی رقم کا تیسرا حصہ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس لحاظ سے ادائیگی کی رفتار کچھ سست ہے۔ میں امید کرتا ہوں احباب اس طرف فوری توجہ فرما دیں گے۔ پہلے سال میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ موجودہ وقت میں جو رقم وعدوں کی ہے اس کی ایک تہائی کا ⅚ حصہ اب تک ادا ہو چکا ہوتا۔ لیکن اس اندازے کے مطابق اس وقت ادائیگی میں ابھی دو لاکھ کی کمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کمی کا کچھ حصہ تو آخر سال تک پورا ہو جائے گا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ احباب کی توجہ کے نتیجہ میں اپریل کے آخر تک اس وقت تک کی موعودہ رقم کا ⅓ حصہ بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ادا ہو چکا ہوگا۔

بہ کریماں کارہا دشوار نیست"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

تقرر امیر حلقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری حبیب الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ جھنگی امام شاہ کو امیر حلقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔ (ناظر اعلیٰ)

جامعہ نصرت کی وظیفہ حاصل کرنے والی طالبات!

یہ خبر قارئین کے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوگی کہ جامعہ نصرت کی جن طالبات نے ۱۹۶۶ء میں یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا ہے ان میں سے مندرجہ ذیل سترہ طالبات کو وظیفہ کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔ الحمد للہ

نمبر شمار	رول نمبر	نام
۱	۱۱۶۶۲	سلمیٰ صدیقہ
۲	۱۱۶۶۴	شاہدہ صالحہ
۳	۱۱۶۲۰	عتیقہ فرزانہ
۴	۱۱۶۲۱	صادقہ یوسف
۵	۱۱۶۴۴	شگفتہ صادقہ
۶	۱۱۶۴۳	انیسہ بیگم
۷	۱۱۶۷۳	امۃ القیوم
۸	۱۱۶۵۲	راحت شریف
۹	۱۱۶۳۳	بشریٰ عنا
۱۰	۱۱۶۵۷	محمودہ بیگم
۱۱	۱۱۶۳۸	امۃ المجید ناہید
۱۲	۱۱۶۶۰	نصرت احمد جہاں
۱۳	۱۱۶۷۱	طلعت مشرف
۱۴	۱۱۶۶۹	امۃ الوحید لطیف
۱۵	۱۱۶۷۵	تمیدخہ سعید
۱۶	۱۱۶۷۹	فرخ سلطانہ
۱۷	۱۱۶۷۲	امۃ الحفیظ

پرنسپل

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴